سوال

(115) مطلع بدل جائے تو لوگ کس طرح روزے رکھیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مطلع بدل جائے تو لوگ کس طرح روزے رکھیں ؟ اور کیا دور دراز ملکوں مثلاً : امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ میں رہنے والوں کےلیے ضروری ہے کہ وہ سعودی عرب والوں کی رویت کی بنیاد پر روزہ رکھیں کیونکہ وہ چاند نہیں دیکھتے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سلسلہ میں صحیح بات یہ ہے کہ چاند کی رویت پر اعتماد کیا جائے اور مطلع بدل جانے کا اعتبار نہ کیا جائے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رویت ہی پر اعتماد کرنے کا حکم دیا ہے اور اس بارے میں کوئی تفصیل نہیں فرمائی ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں آپ کا یہ ارشاد ثابت ہے :

''چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ اور اگر ابر کی وجہ سے تم پر چاند ظاہر نہ ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو۔'' (متفق علیہ)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بھی ثابت ہے۔

''تم روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو یا (شعبان کی) گنتی پوری کر لو، اور افطار نہ کرو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو یا (رمضان کی) گنتی پوری کر لو۔''

اس معنی کی اور بھی بہت سی احادیث وارد ہیں۔

ان احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاننے کے باوجود اختلاف مطلع کی جانب کوئی اشارہ نہیں فرمایا : لیکن کچھ اہل علم اس طرف گئے ہیں کہ مطلع بدل جانے کی صورت میں ہر شہر والوں کےلیے چاند دیکھنے کا اعتبار ہو گا ان کی دلیل ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ اثر ہے کہ مدینہ طیبہ میں تھے اور انھوں نے اہل شام کی رویت کا اعتبار نہ کیا۔ ملک شام والوں نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں،جمعہ کی رات رمضان کا چاند دیکھا اور اسی کے مطابق روزہ رکھا لیکن اہل مدینہ نے وہی چاند ہفتہ کی رات دیکھا اور جب حضرت کریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اہل شام کے چاند دیکھنے اور روزہ رکھنے کا تذکرہ کیا تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے ہفتہ کی رات چاند دیکھا ہے اس لیے ہم روزہ رکھیں گے یہاں تک کہ (عید کا) چاند دیکھ لیں یا پھر (رمضان کی) گنتی پوری کر لیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے استدلال کیا :

''چاند دیکھ کر روزہ رکھو، اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔''

اہل علم کے اس قول کے اندر تقویت پائی جاتی ہے اور سعودی عرب کی ''مجلس ہیئت کبار علماء'' کے ممبران کی رائے بھی یہی ہے کیونکہ اس سے مختلف دلائل کے درمیان تطبیق ہوجاتی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ: 189

محدث فتویٰ